Al-Qawārīr - Vol: 05, Issue: 02, Jan – Mar 2024

OPEN ACCESS
Al-Qawārīr
pISSN: 2709-4561
eISSN: 2709-457X
Journal.al-qawarir.com

اجتماعی عبادات میں خواتین کی شرکت ومساعی اور معاشی ومعاشرتی، تمدنی و تعلیمی حقوق: سیرت طیبہ کی روشنی میں تحقیقی جائزہ

Women's Participation in Social, Religious, and Economic Spheres: A Research Review in the Light of Seerah

Muhammad Asif

Lecturer, Govt. Graduate College, Bahawalnagar, Pakistan.

Umar Idrees

BS Scholar, Sheikh Zayed Islamic Centre (SZIC),
University of the Punjab, Lahore, Pakistan.

Version of Record

Received: 16-Jan-24 **Accepted**: 20-Feb-24
Online/Print: 24- Mar -2024

ABSTRACT

This study delves into the comprehensive examination of women's involvement in social, religious, and educational services, drawing insights from the life of the Prophet Muhammad (peace be upon him). It addresses the importance of respecting and balancing women's roles in societal structures for societal development. Women's voluntary participation in various activities and their societal engagements are discussed, along with the commentary from social scholars. Furthermore, the study highlights the challenges faced by women due to their limited knowledge and suggests solutions for creating a healthier society. It emphasizes the importance of women's rights in various aspects of life, including worship, social interaction, politics, trade, trustworthiness, education, and learning, as derived from the teachings of Prophet Muhammad (peace be upon him). Efforts are made to delineate the boundaries and rights of women directly from the sayings of the Prophet, as his words are considered final and decisive for all. The study also presents authenticated narrations regarding women's participation in various fields, aiming to provide a true depiction of the Prophet's society.

Keywords: *Women, participation, religion, education, empowerment*

تعارف

عورت معاشرے کا انصافی حصہ ہے اور معاشرتی تعمیر کے لیے عورت اور مرد کے تعلقات میں احترام اور توازن کی ضرورت ہے۔ آج کے دور میں مختلف مسائل اور چیلنجز کا سامنا ہے جن میں عورت کی اختیاریت، مختلف سرگرمیوں میں شرکت، اور معاشرتی معاملات پر گفتگو ہے۔ اس موقع پر اکثر عورت خود کم علمی کا شکار ہے جس کی بنا پر وہ کسی بھی شعبے میں تذبذب کا شکار ہو سکتی ہے۔ اس ضمن میں اسلامی شریعت میں عورت کے لیے حقوق اور اختیارات کا کیا حکم ہے، اس پر قرآن وحدیث کی روشنی میں تفصیلی تحقیق کی جاتی ہے۔ اس تحقیق کے نتائج میں عورت کے معاشرتی، عبادتی، سیاسی، تجارتی، امانت داری، تعلیم و تعلم اور دیگر شعبوں میں حقوق کا جائزہ لیا جاتا ہے جو کہ نبوی آئین کی مسلم خواتین کو حاصل ہیں۔ عورت کے حدود اور اختیارات کا تعین براہِ راست کلامِ نبوتؐ سے کیا جاتا ہے، کیونکہ وہی قول سب کے لیے قولِ فیصل اور وہی حکم ہے۔ نبویؐ معاشرہ میں ہم خواتین کو عبادات سے معاملات تک کے مختلف میدانوں میں مردوں کے ساتھ شریک پاتے ہیں۔ اسی تناظر میں خواتین کی مختلف میدانوں میں شرکت سے متعلق مستند احادیث پیش کی جارہی ہیں، جس سے نبویؐ معاشرے کی صحیح تصویر اُبھر کر سامنے آجائے گی۔

اجتماعی عبادات میں خواتین کی شرکت

عورتوں کا نمازِ عشاء مسجد میں ادا کرنا: ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم سے تمھاری عورتیں رات کو مسجد میں جانے کی اجازت مانگیں تو اجازت دے دیا کرو۔[1]

عورتوں کی نماز جمعہ کی مسجد میں ادائیگی: اُمِ ہشام بنت حارث نے کہا کہ میں نے سورۂ قٓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک سے سن کر ہی یاد کی ہے کہ آپؐ ہر جمعہ کو خطبہ میں منبر پر پڑھا کرتے تھے۔[2]

ماں کی مشقت کا خیال: عبد اللہ بن ابو قتادہ انصاریؓ اپنے والد ابو قتادہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہوں اور جی چاہتا ہے کہ طویل کروں، مگر بچوں کے رونے کی آواز سن کر ہلکی کر دیتا ہوں۔ اس کو نامناسب خیال کرتے ہوئے کہ اس کی ماں کو مشقت میں ڈالوں۔[3]

عورتوں کو عیدین میں شرکت کا حکم: اُمِ عطیہؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا: ہم عید الفطر اور عید قرباں میں کنواری جوان لڑکیوں کو اور حیض والیوں کو اور پردہ والیوں کو لے جائیں۔ سو، حیض والیاں نماز کی جگہ سے جدا رہیں اور اس کارِ نیک اور مسلمانوں کی دعا میں حاضر ہوں۔[4]

گھر والوں کی امامت: اُمِّ ورقہؓ بنت عبد اللہ بن حارث سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی ملاقات کے لیے ان کے گھر تشریف لے جاتے اور ان کے لیے ایک موذن مقرر کر دیا تھا جو اذان کہا کرتا اور وہ امامت کرتی تھیں اپنے گھر والوں کی رسولؐ اللہ کے حکم سے۔ عبد الرحمٰن نے کہا میں نے ان کے موذن کو دیکھا بہت بوڑھے تھے۔[5]

بوڑھے والدین کی طرف سے حج کی ادائیگی: ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ فضل رسولؐ اللہ کے ہمراہ سوار تھے۔ بنی خثعم کی ایک عورت آئی اور عرض کیا: اے اللہ کے رسولؐ میرے باپ پر حج فرض ہے، لیکن وہ (ضعف کے باعث) سواری پر نہیں بیٹھ سکتا۔ کیا میں اس کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ فرمایا: ہاں! یہ واقعہ حجۃ الوداع کا ہے۔[6]

حائضہ اور ارکانِ حج کی ادائیگی: حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ ہم آپؐ کے ساتھ حج کے لیے نکلے۔ سفر میں میں حائضہ ہو گئی اور رونے لگی۔ حضورؐ نے پوچھا کہ کیا تم کو حیض ہوا ہے؟ میں نے کہا، ہاں! آپؐ نے فرمایا: یہ تو آدمؑ کی بیٹیوں کے لیے اللہ نے لکھ دیا ہے۔ سو، اب تم حج کے کام کرو سوائے طواف کے کہ وہ غسل کے بعد کرنا۔ اور آپؐ نے اپنی بیبیوں کی طرف سے گائے کی قربانی کی۔[7] حضرت عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

> حیض اور نفاس والی عورت جب میقات پر آئیں تو غسل کریں اور احرام باندھ لیں اور سب ارکان ادا کریں سوائے طواف کے۔[8]

حاملہ اور دودھ پلانے والی کو روزہ ترک کرنے کی اجازت: حضرت انس بن مالکؓ بنی عبد الاشہل کے ایک شخص نے علی بن محمد سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لشکر نے ہم پر چڑھائی کی، میں حضورؐ کی خدمت میں آیا۔ آپؐ صبح کا کھانا کھا رہے تھے، آپؐ نے فرمایا: قریب آجاؤ اور کھاؤ۔ میں نے عرض کیا میں روزے سے ہوں۔ آپؐ نے فرمایا: بیٹھ جاؤ تم سے روزے کے احکام بیان کرتا ہوں۔ اللہ نے مسافر کو آدھی نماز معاف فرما دی ہے اور اسی طرح مسافر، حاملہ اور دودھ پلانے والی سے روزہ۔[9]

ذبح کرنے کا حق: حضرت ابن کعبؓ نے فرمایا: ایک عورت نے بکری کو پتھر سے ذبح کیا۔ نبیؐ سے اس کا ذکر کیا گیا تو آپؐ نے اس میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھا۔[10]

سماجی سرگرمیوں میں عورت کے مختلف میدان ہیں۔ عہدِ رسالتؐ میں عورت کی شرکت ہمیں جابجا نظر آتی ہے۔ ذیل میں ان کا جائزہ لیا جارہا ہے:

جہاد میں شرکت ومساعی

امان دہی کا حق: حضرت اُمّ ہانیؓ بنت ابی طالب نے ایک مشرک کو امان دی اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی امان کو برقرار رکھتے ہوئے فرمایا: اے امّ ہانی! جس کو تم نے امان دی، اس کو ہم نے امان دی۔[11]

جہاد میں شرکت کا حق اور زخمیوں کی مرہم پٹی: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، اُمّ سلیم کو جہاد میں لے جاتے تھے اور انصار کی کئی اور عورتوں کو بھی اپنے ساتھ لے جاتے تھے۔ جب صحابہؓ جہاد کرتے تو یہ عورتیں ان کو پانی پلاتیں اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرتیں۔[12]

طبّی امداد میں مشغولیت اور عسکری کاموں میں معاونت: حضرت خالد بن ذکوان کا بیان ہے کہ حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراءؓ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریکِ جہاد تھے، چنانچہ مسلمانوں کو پانی پلانا، ان کی خدمت کرنا نیز شہیدوں اور زخمیوں کو مدینہ منورہ پہنچاتے تھے۔[13]

حضرت اُمّ عطیہؓ ان چند خواتین میں تھیں، جنھیں حضورؐ غزوات میں اپنے ساتھ رکھتے تھے۔ آپؓ مجاہدین کے کجاوؤں کی دیکھ بھال کے لیے پیچھے رہتیں، کھانا پکاتیں، زخمیوں کا علاج کرتیں اور مصیبت زدوں کی نگہداشت کرتیں۔[14]

حق مشاورت

حضرت اُمّ سلمہؓ صلح حدیبیہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھیں۔ صلح کے بعد آنحضرتؐ نے حکم دیا کہ لوگ حدیبیہ میں قربانی کریں۔ لیکن سب اس قدر دل شکستہ تھے کہ ایک شخص بھی نہ اُٹھا۔ تین مرتبہ باربار کہنے پر بھی کوئی آمادہ نہ ہوا (چونکہ معاہدہ کی تمام شرطیں بظاہر مسلمانوں کے خلاف تھیں) اس لیے تمام لوگ رنجیدہ اور غصہ میں تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خیمے میں تشریف لے گئے اور حضرت امّ سلمہؓ سے لوگوں کے رویہّ کا ذکر کیا۔ تب اُمّ سلمہؓ نے کہا:

> ”آپ کسی سے کچھ نہ فرمائیں، بلکہ باہر نکل کر خود قربانی کریں اور احرام اُتارنے کے لیے بال منڈوائیں“۔ آپؐ نے باہر آکر قربانی کی اور بال منڈوائے۔ اب جب لوگوں کو یقین ہوگیا کہ اس فیصلے میں تبدیلی نہیں ہوسکتی تو سب نے قربانیاں کیں اور احرام اُتارا۔ ہجوم کا یہ حال تھا کہ ایک دوسرے پر ٹوٹے پڑتے تھے اور عجلت اس قدر تھی کہ ہر شخص حجامت بنانے کی خدمت انجام دے رہا تھا۔[15]

رائے دہی کا حق

عہدِ نبویؐ میں خواتین محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرتی تھیں۔ قرآن کریم میں اس کا تذکرہ ہے: "اے پیغمبرؐ! جب مسلمان عورتیں آپؐ سے ان باتوں پر بیعت کرنے آئیں کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گی، چوری نہ کریں گی، زناکاری نہ کریں گی، اپنی اولاد کو نہ مار ڈالیں گی اور کوئی ایسا بہتان نہ باندھیں گی جو خود اپنے ہاتھوں پیروں کے سامنے گھڑ لیں اور کسی نیک کام میں تیری نافرمانی نہ کریں گی، تو آپؐ ان سے بیعت کر لیا کریں اور ان کے لیے اللہ سے مغفرت طلب کریں۔ بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے اور معاف کرنے والا ہے"۔[16]

عائلی معاملات میں 'ظہار' کا حق

عہدِ رسالتؐ میں عائلی معاملات میں خواتین نے سنجیدگی سے حصہ لیا اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بحث کی۔ حضرت خولہ بنت مالک بن ثعلبہؓ کے خاوند حضرت اوس بن صامتؓ نے ان سے 'ظہار' کر لیا تھا۔ حضرت خولہؓ سخت پریشان ہوئیں۔ اس وقت تک اس کی بابت کوئی حکم نازل نہیں ہوا تھا، اس لیے وہ نبیؐ کے پاس آئیں تو آپؐ نے بھی کچھ توقف کیا، جس پر سورۂ مجادلہ کی آیات نازل ہوئیں جن میں 'ظہار' کی تفصیلات ہیں۔

معاشی حقوق

بیوی کے حقوق: حضرت حکیم بن معاویہ القشیریؓ سے مروی ہے کہ میں نے کہا: یارسولؐ اللہ! ہمارے اوپر بیوی کا حق کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا جب تو کھانا کھائے تو اس کو کھلا اور جب تو کپڑا پہنے تو اس کو پہنا اور اس کے منہ پر مت مار اور برا مت کہہ اور سوائے گھر کے اس سے جدا مت رہ۔[17]

مہر کا حق: حضرت سہل ابن سعدؓ نے فرمایا کہ ایک عورت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی۔ آپؐ نے فرمایا: اس سے کون نکاح کرتا ہے؟ ایک شخص نے عرض کیا کہ میں۔ آپؐ نے فرمایا: اسے کچھ دو چاہے لوہے کی انگوٹھی کیوں نہ ہو۔ اس نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! میرے پاس کچھ نہیں۔ آپؐ نے فرمایا تیرے پاس جو قرآن کریم ہے، میں اس کے بدلے تیرا نکاح کرتا ہوں۔[18]

ترکہ میں حق: حضرت اسود بن یزیدؓ سے مروی ہے کہ معاذ بن جبلؓ نے بہن اور بیٹی میں اس طرح ترکہ تقسیم کیا کہ آدھا مال بیٹی کو دلایا اور آدھا بہن کو (کیونکہ بہن بیٹی کے ساتھ عصبہ ہو جاتی ہے)۔ اس وقت حضرت معاذؓ یمن میں تھے اور نبیؐ حیات تھے۔[19]

تجارت کا حق: حضرت قیلہ اُمِ بنی اَنمارؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مروہ آئے تاکہ عمرہ مکمل کرکے حالتِ احرام سے باہر نکلیں۔ میں آپؐ کے پاس عصا سے ٹیک لگائے ہوئے پہنچی، پھر میں نے کہا یا رسولؐ اللہ! میں ایسی عورت ہوں، جو بیع وشرا، یعنی تجارت میں مشغول رہتی ہوں۔[20]

شوہر کی کمائی سے بخوشی خرچ کرنا: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورت اگر شوہر کے مال میں سے کچھ خرچ کرے بغیر بدنیتی کے، تو اسے خرچ کرنے کا ثواب دیا جائے گا اور شوہر کو بھی اتنا ہی اجر ہو گا اور خزانچی کو بھی اور کسی کے اجر میں کمی نہ ہو گی۔[21]

بخیل شوہر کے مال سے بغیر اجازت تصرف کا حق: حضرت عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا کہ ہندہ عرض گزار ہوئیں یا رسولؐ اللہ! بے شک (میرا خاوند) ابوسفیان ایک بخیل آدمی ہے، پس کیا میرے اوپر گناہ ہو گا اگر میں ان کے مال سے اتنا لے لیا کروں، جو میرے اور میری اولاد کے لیے کافی ہو؟ فرمایا کہ دستور کے مطابق لے سکتی ہو۔[22]

مالی اُمور میں دخل دینے کا حق: حضرت عمران بن حذیفہؓ سے مروی ہے کہ اُم المومنین میمونہؓ قرض لیا کرتی تھیں۔ ان کے بعض رشتہ داروں نے انھیں روکا، لیکن انھوں نے ان کی بات نہیں مانی اور فرمایا: میں نے اپنے محبوب نبی کریمؐ سے سنا ہے کہ جو شخص قرض لے اور اللہ جانتا ہے کہ وہ ادا کرنے کی نیت سے لے رہا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کا قرض دنیا ہی میں ادا فرما دے گا۔[23]

تمدنی حقوق

شوہر دیدہ کی رضامندی نکاح میں ضروری: حضرت خنساء بنت خزام انصاریہؓ سے روایت ہے کہ ان کے والد نے ان کا نکاح کر دیا، جب کہ یہ شوہر دیدہ تھیں اور اس نکاح کو ناپسند کرتی تھیں۔ پس یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ وہ نکاح نہیں ہوا۔[24]

بیٹیوں کے نکاح میں ماں کو ترجیح: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مشورہ لو عورتوں سے ان کی بیٹیوں کے نکاح میں۔[25]

ایک سے زیادہ بیویوں میں عدل وانصاف: حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کی دو بیویاں ہوں اور وہ ایک کی طرف مائل ہو تو وہ قیامت کے دن جب آئے گا تو اس کا آدھا دھڑ گرا ہوا [یعنی فالج زدہ] ہو گا۔[26]

مال کے عوض خلع کا حق: حضرت حبیبہ بنت سہل الانصاریہؓ سے روایت ہے کہ وہ ثابت بن قیسؓ بن شماس کے نکاح میں تھیں۔ ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز کو نکلے، دیکھا تو حبیبہ بنت سہلؓ آپؐ کے دروازے پر کھڑی ہیں اور اندھیرے

میں آپؐ نے فرمایا: کون ہے؟ وہ بولی: میں حبیبہ بنت سہلؓ ہوں۔ آپؐ نے فرمایا: کیوں کیا حال ہے تیرا؟ بولی: یا میں نہیں یا ثابت بن قیس نہیں (کیوں کہ ثابت بن قیس نے حبیبہ کو مارا تھا)۔ جب ثابتؓ بن قیس آئے تو حبیبہؓ نے کہا: یارسولؐ اللہ! ثابت نے جو مجھ کو دیا ہے وہ میرے پاس موجود ہے۔ رسولؐ اللہ نے ثابتؓ بن قیس سے فرمایا: اچھا اس سے تم لے لو جو کچھ تم نے دیا ہے۔ ثابتؓ بن قیس نے وہ لے لیا۔ پھر حبیبہؓ اپنے لوگوں میں بیٹھ رہیں۔[27]

مطلقہ کا بیٹے پر حق: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور عرض کیا: یارسولؐ اللہ! یہ میرا بیٹا ہے، میرا پیٹ اس کا غلاف تھا اور میری چھاتی اس کے پینے کا برتن تھی اور میری گود اس کا گھر تھا۔ اب اس کے باپ نے مجھے طلاق دے دی ہے اور چاہتا ہے کہ لڑکا مجھ سے چھین لے۔ آپؐ نے فرمایا: انت احق بہ مالم تنکحی، تو اس کی حق دار ہے جب تک کسی سے نکاح نہ کرے۔[28]

بیوی کی معاونت: حضرت اسود بن یزیدؓ نے حضرت عائشہؓ سے دریافت کیا کہ نبیؐ کا اپنے گھر میں کیا معمول ہوتا تھا؟ انھوں نے جواب دیا کہ آپؐ اپنی زوجہ مطہرہ جن کے پاس ہوتے کام کرتے اور جب اذان کی آواز سنتے تو تشریف لے جاتے۔[29]

بیوہ کا حق: حضرت صفوان بن سلیمؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیوہ اور مسکین کے لیے سعی اور کوشش کرنے والا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے یا دن کو روزہ رکھنے اور رات کو نماز میں کھڑے رہنے والے کی مانند ہے۔[30]

حائضہ عورت کے ساتھ انس و محبت: حضرت انسؓ نے فرمایا کہ یہودی حائضہ کے ساتھ نہ تو گھر میں بیٹھتے، نہ کھاتے، نہ پیتے۔ حضورؐ سے اس کا ذکر کیا تو اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی: ”اور تم سے پوچھتے ہیں حیض کا حکم تو فرمائو وہ ناپاکی ہے“۔ آپؐ نے فرمایا: ان سے سوائے جماع کے ہر کام کر سکتے ہیں۔[31]

حائضہ کے ساتھ خوش دلی کا برتاؤ: حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ میں حالتِ حیض میں ہڈی چوسا کرتی تھی، پھر اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لے لیتے اور اپنا منہ وہیں رکھتے جہاں میں نے رکھا تھا۔ میں پانی پیتی تو آپؐ برتن میرے ہاتھ سے لے کر اپنا منہ وہیں رکھتے جہاں میں نے رکھا تھا۔[32]

عورت حُسنِ سلوک کی مستحق: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنی بیوی کے لیے بہتر ہو اور میں اپنی بیوی کے لیے بہتر ہوں۔[33]

معاشرتی حقوق

تفریح کا حق: حضرت سیدہ عائشہؓ روایت کرتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے حجرے کے دروازے پر دیکھا اور حبشی مسجد میں کھیل رہے تھے۔ آپؐ نے مجھے بھی اپنی چادر کی اوٹ میں کھڑا کر کے کھیل دکھایا۔[34]

تعزیت کے لیے عورت کا گھر سے نکلنا: حضرت عبد اللہ بن عمر بن عباسؓ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک میت کو دفنایا۔ جب وہاں سے فارغ ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوٹے اور ہم بھی آپؐ کے ساتھ لوٹے یہاں تک کہ ہم میت کے مکان تک پہنچے۔ وہاں آپؐ ٹھیر گئے دیکھا تو ایک عورت سامنے سے چلی آتی ہے۔ راوی نے کہا کہ میں سمجھتا ہوں کہ آنحضرتؐ نے اس عورت کو پہچان لیا۔ جب وہ عورت چلی گئی تو معلوم ہوا کہ سیّدۃ النساء فاطمہ زہراؓ تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ: تم کس واسطے نکلیں؟ تو انھوں نے کہا: یارسولؐ اللہ! میں اس گھر میں آئی تھی، جہاں میت ہوگئی تھی تاکہ اس کے لوگوں کو تسکین دوں اور تعزیت کروں۔[35]

قانونی دعویٰ کا حق: حضرت سعد بن اطولؓ نے فرمایا کہ میرے بھائی کا انتقال ہو گیا۔ انھوں نے تین سو درہم اور اپنے بچے چھوڑے، میرا خیال ہوا کہ ان درہموں کو ان بچوں پر صرف کردوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمھارا بھائی مقروض ہے، تمھیں چاہیے کہ اس کا قرضہ ادا کرو۔ سعد نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! میں نے ان کا تمام قرضہ ادا کر دیا لیکن دو دینار باقی ہیں، جن کا دعویٰ ایک عورت نے کیا تھا۔ وہ میں نے نہیں دیئے کیونکہ اس کے پاس گواہ نہ تھے۔ آپؐ نے فرمایا: اسے بھی دے دو کیونکہ وہ عورت سچی ہے۔[36]

ضرورت کے وقت گھر سے باہر نکلنے کی اجازت: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ اُمّ المؤمنین حضرت سودہ بنت زمعہؓ رات کے وقت باہر نکلیں تو انھیں حضرت عمرؓ نے دیکھ لیا اور کہا: اے حضرت سودہؓ! آپ ہم سے پوشیدہ نہیں۔ پس جب وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف واپس لوٹیں تو آپؐ سے اس بات کا ذکر کیا اور حضورؐ اس وقت میرے حجرے میں شام کا کھانا تناول فرما رہے تھے اور ایک ہڈی آپ کے دستِ مبارک میں تھی کہ وحی کا نزول شروع ہو گیا۔ جب وحی نازل ہو چکی تو آپؐ فرمانے لگے: تمھیں ضروری حاجت کے تحت باہر نکلنے کی اجازت مل گئی ہے۔[37]

حائضہ کا مہندی لگانا: حضرت معاذہؓ سے مروی ہے کہ ایک عورت نے حضرت عائشہؓ سے دریافت کیا کہ کیا حائضہ مہندی لگا سکتی ہے؟ انھوں نے فرمایا: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں مہندی لگاتے تھے، آپؐ نے ہمیں اس کی ممانعت نہیں فرمائی۔[38]

لباس میں عورت کے ذوق کا احترام: حضرت عبد اللہ زُرَیر الغافقی سے مروی ہے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بائیں دستِ اقدس میں ریشم اور دائیں دستِ اقدس میں سونا لے کر فرمایا: میری امت کے مردوں پر حرام ہے اور عورتوں پر حلال ہے۔[39]

عورتوں کو مسجد کی صفائی کا بھی حق: حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک حبشی عورت مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی، وہ نظر نہ آئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں دریافت فرمایا۔ لوگوں نے عرض کیا وہ تو مر گئی، فرمایا: تم نے مجھے کیوں نہ بتایا! مجھے اس کی قبر بتاؤ۔ چنانچہ لوگوں نے اس کی قبر کی نشان دہی کی، پھر آپؐ نے اس پر نماز پڑھی۔[40]

عورت کا سفر کرنا: حضرت ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی عورت تین دن کا سفر نہ کرے، مگر یہ کہ کوئی محرم رشتہ دار اس کے ساتھ ہو۔[41]

مطلقہ ضرورت کے لیے باہر نکل سکتی ہے: حضرت جابر بن عبد اللہؓ کہتے ہیں کہ میری خالہ کو طلاق ہوئی اور انھوں نے چاہا کہ اپنے باغ کی کھجوریں توڑیں، سو ایک شخص نے ان کو باہر نکلنے پر جھڑکا۔ وہ نبیؐ کے پاس حاضر ہوئیں اور آپؐ نے فرمایا: نہیں، تم جاؤ اور اپنے باغ کی کھجوریں توڑو، اس لیے کہ شاید تم اس میں سے صدقہ دو (تو اوروں کا ہو) اور کوئی نیکی کرو (کہ تمھارا ہو)۔[42]

عورتوں کو مال میں سے خیرات کرنے کی تلقین: حضرت اسماءؓ روایت کرتی ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں تو آپؐ نے فرمایا: روپیہ پیسہ تھیلیوں میں بند کر کے مت رکھو ورنہ اللہ تعالیٰ بھی بند کر کے رکھے گا، جہاں تک ممکن ہو خیرات کرتی رہو۔[43]

عورتوں کو زندہ رکھنے کا حق: جس شخص کی لڑکی ہو وہ نہ تو اسے زندہ در گور کرے اور نہ اس کے ساتھ حقارت آمیز سلوک کرے اور نہ اس پر اپنے لڑکے کو ترجیح دے، تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا۔[44]

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا حق: حضرت یحییٰ بن کثیر سے روایت ہے کہ ان سے محمد بن ابراہیم نے حضرت ابو سلمہؓ کا یہ قول نقل کیا کہ ان کے اور کچھ لوگوں کے درمیان زمین کی بنیاد پر جھگڑا تھا۔ اس کا تذکرہ انھوں نے حضرت عائشہؓ سے کیا، تو انھوں نے فرمایا: اے ابو سلمہؓ! زمین چھوڑ دو، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: جس نے ایک بالشت بھر زمین پر ظالمانہ قبضہ کیا اللہ اس کو سات زمینوں کا طوق پہنائیں گے۔[45]

تعلیمی حقوق

عورتوں کی تعلیم کا خصوصی اہتمام: حضرت عبد الرحمٰن بن عبد اللہ صبہانی نے کہا میں نے ابو صالح ذکوان سے سنا، اور وہ ابو سعید خدریؓ سے روایت کرتے تھے کہ عورتوں نے آنحضرتؐ سے عرض کیا: مرد آپ کے پاس آتے ہیں اور ہم پر غالب ہوتے ہیں، تو آپؐ اپنی طرف سے (خاص) ہمارے لیے ایک دن مقرر کر دیجیے۔ آپؐ نے ان سے ایک دن ملنے کا وعدہ فرمایا۔ اس دن ان کو نصیحت کی اور شرع کے حکم بتلائے۔ ان باتوں میں جو آپؐ نے فرمائیں یہ بھی تھا کہ تم میں سے جو عورت اپنے تین بچے آگے بھیجے (ان کا انتقال ہو جائے) تو آخرت میں اس کے لیے دوزخ سے آڑ بن جائیں گے۔ ایک عورت نے عرض کیا کہ اگر دو بچے تو آپ نے فرمایا اور دو بھی۔[46]

لڑکیوں کی تعلیم وتربیت پر خاص توجہ: حضرت ابو سعید خدریؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں یا دو بیٹیاں یا دو بہنیں ہوں اور وہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے اوران کے بارے میں اللہ سے ڈرتا رہے، اُس کے لیے جنّت ہے۔[47]

علمی، معاشرتی ،سیاسی اور مختلف سرگرمیوں میں عورت کے حقوق کا جو تصور اسلام نے ہمیں دیا ہے وہ عہدِ رسالت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل سے بالکل واضح ہو جاتا ہے۔

خلاصہ بحث

تحقیقی جائزہ کے مطابق، عورت کا معاشرتی، عبادتی، سیاسی، تجارتی، امانت داری، تعلیم و تعلم اور دیگر شعبوں میں حقوق کا جائزہ لیا گیا ہے، جو کہ انسانی حقوق کے ضمن میں بھی اہم ہیں۔ اسلامی تعلیمات کے تحت، عورت کو اختیارات اور حقوق فراہم کئے گئے ہیں جو کہ نبوی آئین کی مسلم خواتین کو حاصل ہیں۔ ان اختیارات کے تعین میں قرآن وحدیث کی روشنی میں تحقیقات کری گئی ہیں۔ عورت کے حدود اور اختیارات کا تعین براہِ راست کلامِ نبوتؐ سے کیا گیا ہے، جس کے تحت وہی قول سب کے لیے قولِ فیصل اور حکم ہیں۔ نبوی معاشرہ میں عورتوں کو عبادات سے لے کر معاملات تک کے مختلف میدانوں میں مردوں کے ساتھ شریک پاتے ہیں۔ اسی تناظر میں، اسلامی تعلیمات میں خواتین کی مختلف میدانوں میں شرکت سے متعلق مستند احادیث پیش کی جارہی ہیں، جس سے نبوی معاشرے کی صحیح تصویر اُبھر کر سامنے آئے گی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حوالہ جات

[1] البخاری، محمد بن اسماعیل، **الجامع الصحیح** (مصر: دار طوق النجاۃ، 1422ھ)، الرقم: 841۔

Al-Bukhārī, Muhammad ibn Ismā'il, *Al-Jami 'al-Sahih* (Miṣar: Dār Tawq al-Najāt, 1422 AH), Ḥadīth #: .841

[2] مسلم بن الحجاج، **صحیح مسلم** (بیروت: دار الجیل، س۔ن)، رقم: 1487۔

Muslim Bin Al-Ḥajjāj, *Ṣaḥīḥ Muslim* (Baīrūt: Dār Al-Jīl, n.d.) , Ḥadīth #:1487.

[3] البخاری، **الجامع الصحیح**، الرقم: 844۔

Al-Bukhari, *Al-Jamy' Al-Ṣaḥīḥ*, Ḥadīth #: 844.

[4] مسلم بن حجاج، **صحیح مسلم**، الرقم: 1520۔

Muslim ibn Ḥajjāj,Ḥadīth, *Ṣahīḥ Muslim,* #:1520.

[5] ابو داؤد، سلیمان بن الاشعث، **سنن ابو داود** (بیروت: المکتبۃ العصریۃ، س۔ن)، رقم: 505.

Abū Dā'ūd, Sulaīmān Bin Al-Ashʿath,Sunan Abū Da'ūd(Beīrūt:Al-Maktaba Al-Aṣriyya,n.d.),No: 505.

[6] البخاری، **الجامع الصحیح**، الرقم: 1765۔

Al-Bukhari, *Al-Jamy' Al-Ṣaḥīḥ*, Ḥadīth #: 1765.

[7] مسلم بن حجاج، **صحیح مسلم**، الرقم: 2190۔

Muslim ibn Ḥajjāj,Ḥadīth, *Ṣahīḥ Muslim*,Ḥadīth #: 2190.

[8] ابو داؤد، **سنن ابو داؤد**، رقم: 1495.

Abū Dā'ūd,Sunan Abū Da'ūd, Ḥadīth #:1495.

[9] ابن ماجہ، محمد بن یزید، **سنن ابن ماجہ** (بیروت:: دار إحیاء الکتب العربیۃ، س۔ن)، الرقم: 1663۔

Ibn Māja, Muḥammad Bin Yazīd, *Sunan Ibn Māja* (Beīrut: Dār al-Kitab Al-ʿarabīa, n.d.), Ḥadīth #1663.

[10] ابن ماجہ، **سنن ابن ماجہ**، الرقم: 3180۔

Ibn Māja, *Sunan Ibn Māja*, Ḥadīth #3180.

[11] ابو داؤد، **سنن ابو داؤد**، رقم: 2397.

Abū Dā'ūd,Sunan Abū Da'ūd, Ḥadīth #:2397.

[12] ابو داؤد، **سنن ابو داؤد**، رقم: 2182.

Abū Dā'ūd,Sunan Abū Da'ūd, Ḥadīth #:2182.

[13]البخاری، **الجامع الصحیح**، الرقم:5363۔

Al-Bukhari, *Al-Jamy*' *Al-Ṣaḥīḥ*, Ḥadīth #: .5363

[14]مسلم بن حجاج، **صحیح مسلم**، الرقم:3468۔

Muslim ibn Ḥajjāj,Ḥadīth, *Ṣahīḥ Muslim*,Ḥadīth #: 3468.

[15]البخاری، **الجامع الصحیح**، الرقم:2601۔

Al-Bukhari, *Al-Jamy*' *Al-Ṣaḥīḥ*, Ḥadīth #: 2601.

[16]الممتحنہ،60:12۔

Al-Mumtaḥina,60:12.

[17]ابوداؤد، **سنن ابوداؤد**، رقم:1843.

Abū Dā'ūd,Sunan Abū Da'ūd, Ḥadīth #:1843.

[18]ابن ماجہ، **سنن ابن ماجہ**، الرقم:1885۔

Ibn Māja, *Sunan Ibn Māja*, Ḥadīth #1885.

[19]ابوداؤد، **سنن ابوداؤد**، رقم:2521.

Abū Dā'ūd,Sunan Abū Da'ūd, Ḥadīth #:2521.

[20]ابن سعد، محمد بن سعد، **الطبقات الکبری** (بیروت: دار صادر، س۔ن)،8:311۔

Ibn-e-Saad, Muḥammad Bin Saad, *Al-Ṭabqāt-al-kubra*, (Baīrūt:Dār Ṣādar,n.d.), 8: 311.

[21]ابن ماجہ، **سنن ابن ماجہ**، الرقم:2291۔

Ibn Māja, *Sunan Ibn Māja*, Ḥadīth #2291.

[22]البخاری، **الجامع الصحیح**، الرقم:5061۔

Al-Bukhari, *Al-Jamy*' *Al-Ṣaḥīḥ*, Ḥadīth #: 5061.

[23]ابن ماجہ، **سنن ابن ماجہ**، الرقم:2405۔

Ibn Māja, *Sunan Ibn Māja*, Ḥadīth #2405.

[24]البخاری، **الجامع الصحیح**، الرقم:4847۔

Al-Bukhari, *Al-Jamy*' *Al-Ṣaḥīḥ*, Ḥadīth #: 4847.

[25]ابوداؤد، **سنن ابوداؤد**، رقم:1806.

Abū Dā'ūd,Sunan Abū Da'ūd, Ḥadīth #:1806.

[26]ابن ماجہ، **سنن ابن ماجہ**، الرقم:1965۔

Ibn Māja, *Sunan Ibn Māja*, Ḥadīth #1965.

[27] ابوداؤد، **سنن ابوداؤد**، رقم:1913.

Abū Dā'ūd,Sunan Abū Da'ūd, Ḥadīth #:1913.

[28] ابوداؤد، **سنن ابوداؤد**، رقم:1951.

Abū Dā'ūd,Sunan Abū Da'ūd, Ḥadīth #:1951.

[29] البخاری، **الجامع الصحیح**، الرقم:5054۔

Al-Bukhari, *Al-Jamy*' *Al-Ṣaḥīḥ*, Ḥadīth #: 5054.

[30] الترمذی، محمد بن عیسی، **سنن الترمذی**(بیروت: دار الغرب الاسلامی، 1998ء)الرقم:1941۔

Al-Tirmidhī, Muhammad ibn Isa, *Sunan al-Tirmidhi*(Beirut: Dar al-Gharb al-Islami, 1998), Ḥadīth #: 1941.

[31] ابن ماجہ، **سنن ابن ماجہ**، الرقم:641۔

Ibn Māja, *Sunan Ibn Māja*, Ḥadīth #641.

[32] ابن ماجہ، **سنن ابن ماجہ**، الرقم:640۔

Ibn Māja, *Sunan Ibn Māja*, Ḥadīth #640.

[33] ابن ماجہ، **سنن ابن ماجہ**، الرقم:1973۔

Ibn Māja, *Sunan Ibn Māja*, Ḥadīth #1973.

[34] البخاری، **الجامع الصحیح**، الرقم:445۔

Al-Bukhari, *Al-Jamy*' *Al-Ṣaḥīḥ*, Ḥadīth #: 445.

[35] ابوداؤد، **سنن ابوداؤد**، رقم:2732.

Abū Dā'ūd,Sunan Abū Da'ūd, Ḥadīth #:2732.

[36] ابن ماجہ، **سنن ابن ماجہ**، الرقم:2430۔

Ibn Māja, *Sunan Ibn Māja*, Ḥadīth #2430.

[37] البخاری، **الجامع الصحیح**، الرقم:4943۔

Al-Bukhari, *Al-Jamy*' *Al-Ṣaḥīḥ*, Ḥadīth #: 4943.

[38] ابن ماجہ، **سنن ابن ماجہ**، الرقم:654۔

Ibn Māja, *Sunan Ibn Māja*, Ḥadīth #654.

[39] ابن ماجہ، **سنن ابن ماجہ**، الرقم:3593۔

Ibn Māja, *Sunan Ibn Māja*, Ḥadīth #3593.

[40]ابن ماجہ، **سنن ابن ماجہ**، الرقم:1522۔

Ibn Māja, *Sunan Ibn Māja*, Ḥadīth #1522.

[41]البخاری، **الجامع الصحیح**، الرقم:1050۔

Al-Bukhari, *Al-Jamy*' *Al-Ṣaḥīḥ*, Ḥadīth #: 1050.

[42]مسلم بن حجاج، **صحیح مسلم**، الرقم:2805۔

Muslim ibn Ḥajjāj,Ḥadīth, *Ṣahīḥ Muslim*,Ḥadīth #: 2805.

[43]البخاری، **الجامع الصحیح**، الرقم:1409۔

Al-Bukhari, *Al-Jamy*' *Al-Ṣaḥīḥ*, Ḥadīth #: 1409.

[44]ابو داؤد، **سنن ابو داؤد**، رقم:5147.

Abū Dā'ūd,Sunan Abū Da'ūd, Ḥadīth #:5147.

[45]البخاری، **الجامع الصحیح**، الرقم:2341۔

Al-Bukhari, *Al-Jamy*' *Al-Ṣaḥīḥ*, Ḥadīth #: 2341.

[46]البخاری، **الجامع الصحیح**، الرقم:101۔

Al-Bukhari, *Al-Jamy*' *Al-Ṣaḥīḥ*, Ḥadīth #: 101.

[47]الترمذی، **جامع الترمذی**، 344:2، الرقم: 1888۔

Al-Tirmadhī, *Sunan Tirmidhī*, 2:344, Ḥadīth #:1888.